بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ 25 فروری 2022ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ذکرِ خیر جاری ہے۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلعم نے حجۃ الوداع کا ارادہ فرمایا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلعم سے فرمایا کہ میرے پاس ایک اونٹ ہے جس کے اوپر ہم اپنا سامان رکھ لیتے ہی۔ آپ صلعم نے فرمایا کہ ایسا ہی کرو یعنی آپ دونوں کا سامان ایک اونٹ پر تھا۔ جب ہم لوگ عرش مقام پر پہنچے تو رسول اللہ صلعم سواری سے اترے۔

اس موقع پر حضرت ابو بکر نے اپنے غلام سے پوچھا کہ اونٹ کہاں ہے تو غلام نے کہا کہ اونٹ رات سے گم ہو گیا ہے۔ یہ سن کر حضرت ابو بکر غصہ میں آئے اور غلام کو مارنے کو تھے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اس محرم (جس نے احرامِ حج باندھا ہو) کو دیکھو یہ کیا کر رہا ہے۔ صحابہ کو پتہ چلا تو وہ رسول اللہ صلعم کیلئے کھانا لے آئے۔ اس موقع پر رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اے ابو بکر، نرمی اختیار کرو۔ یہ معاملہ نہ تمہارے اختیار میں ہے نہ ہمارے۔ یہ کھانا جو ہمیں آیا ہے یہ اس کھانے کا بدل ہے جو غلام کے ساتھ گم ہو گیا تھا۔ اس کے بعد سب لوگوں نے مل کر کھانا کھایا۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم کی آخری بیماری کے دوارن آپ صلعم نے فرمایا کہ ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلعم سے کہا کہ حضرت ابو بکر رونے کی وجہ سے نماز نہ پڑھا سکیں گے۔ اس لئے آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہیں کہ وہ نماز پڑھائیں۔ یہی مشورہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی دیا۔ لیکن آپ صلعم نے اس بات کو رد کیا اور کہا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کہو کہ نماز پڑھائیں۔

بیماری کے دوران ایک دن رسول اللہ صلعم نے کچھ تخفیف محسوس کی تو آپ اس وقت مسجد آئے جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے۔ جب حضرت ابو بکر نے آپ صلعم کو دیکھا تو آپ پیچھے ہٹے۔ لیکن رسول اللہ صلعم نے آپ کو اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو اور

رسول اللہ صلعم آپ کے برابر پہلو میں بیٹھ گئے اور نماز ادا کی۔ حضرت ابو بکر رسول اللہ صلعم کی نماز کے ساتھ نماز پڑھتے اور لوگ حضرت ابو بکر کی نماز کے ساتھ نماز پڑھتے۔

جب رسول اللہ صلعم کی وفات ہوئی تو حضرت ابو بکر مدینہ سے باہر تھے۔ اس موقع پر غم کے باعث حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا کہ اللہ کی قسم، رسول اللہ صلعم فوت نہیں ہوئے۔ اتنے میں حضرت ابو بکر پہنچ گئے۔ آپ نے رسول اللہ صلعم کے چہرہ پر سے کپڑا ہٹایا، بوسہ دیا اور کہنے لگے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ زندگی میں بھی اور موت کے وقت بھی پاک وصاف ہیں۔ اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اللہ آپ کو کبھی دو موتیں نہیں دکھائے گا۔ یہ کہہ کر آپ باہر چلے گئے اور کہا کہ اے قسم کھانے والے (یعنی حضرت عمر)، ٹھہر جا۔ حضرت عمر بیٹھ گئے۔ حضرت ابو بکر نے حمد و ثنا بیان کی اور کہا جو محمد صلعم کو پوجتا تھا۔ وہ سن لے کہ محمد صلعم یقیناً فوت ہو گئے ہی۔ اور جو اللہ کو پوجتا تھا اسے یاد رہے کہ اللہ زندہ ہے اور کبھی نہیں مریگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے خلافت کے قیام کے متعلق اور اس وقت پیش آنے وال مختلف واقعات اور مختلف آراء کی تفاصیل بھی بیان فرمائیں۔ آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں دنیا کے حلات کے متعلق دعا کیلئے کہنا چاہتا ہوں جو بہت خطرناک ہوتے جا رہے ہی۔ اور اگر یہ سلسلہ اسی طرح بڑھتا رہا تو بہت سے ممالک اس میں شامل ہو جائیں گے۔ اور اس کے خوفناک انجام کا اثر نسلوں تک رہیگا۔ خدا کرے کہ یہ لوگ خدا تعالیٰ کو پہچاننے وال ہوں اور اپنی دنیوی خواہشات کے حصول کیلئے انسانی جانوں سے نہ کھیلی۔ ہم ایک عرصہ سے لوگوں کو سمجھا رہے ہی۔ احمدیوں کو اس بارہ میں بہت دعا کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ جنگ کی تباہ کاریوں سے انسانیت کو بچا کر رکھے۔